Love For All Hatred For None

احمدی نوجوانوں کیلئے

مارچ، اپریل 2016ء

افتتاحی تقریب سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2016ء

اختتامی تقریب سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2016ء

تقسیم انعامات

سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2016ء

چند مناظر
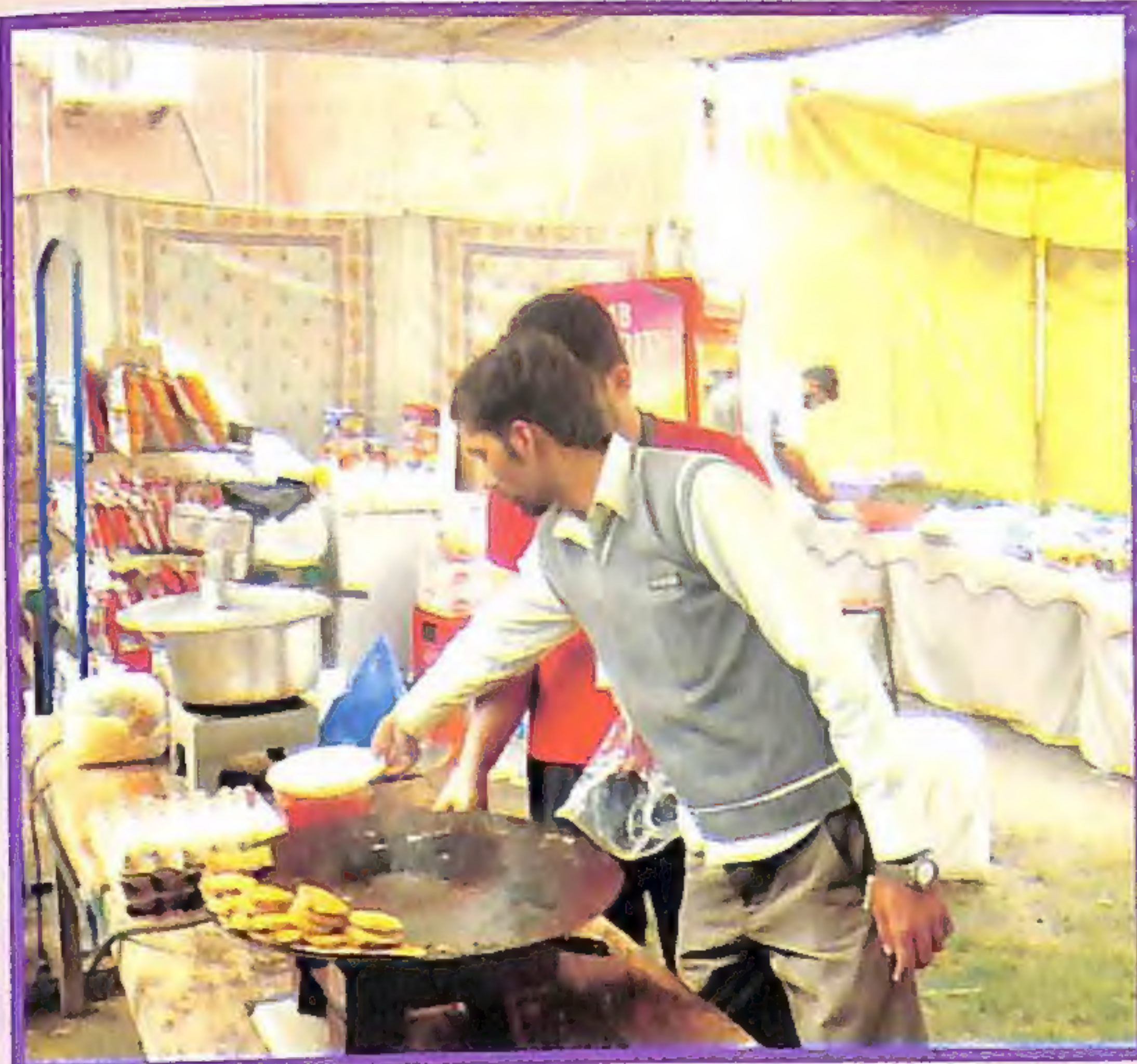
"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ

خالد

مارچ، اپریل 2016ء

امان، شہادت 1395ہش

جلد 63 | شمارہ 3، 4

مدیر: لقمان احمد شاد

■ پبلشر: قمر احمد محمود

■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

■ E-mail:editor@monthlykhalid.org

■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

■ مقام اشاعت: دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت -/50 روپے.........سالانہ -/250 روپے

اس شمارے میں

ارشادات عالیہ

فرمان الٰہی

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔''

(سورۃ النساء آیت:35)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اوران کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیتہ النار)

عہدیداران کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

لغویات سے پرہیز

''پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیے، گو کہ ہر مومن کی یہ نشانی ہے لیکن جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (المؤمنون:4)۔ یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہیے اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہیے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو۔

تواضع اور عاجزی

پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہیے۔ لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (سورۃ بنی اسرائیل:38) کہ اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہیے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہیے۔

عہدیدار اپنے عہدوں اور امانتوں کی حفاظت کریں

پھر عہدیداران ہیں ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے بلکہ جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچے۔ ایک راز ہے، ایک امانت ہے، پھر کسی کی کمزوریوں کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے۔ اور بعض دفعہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی نہیں ہوتا اور وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔ اور جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں کارکن نے فلاں سے بالکل اور رنگ میں کوئی بات کی تو جو کم از کم نہیں تو سو سے ضرب کھا کر باہر گردش کر رہی ہوتی ہے۔ تو جس کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اس تک یہ بات پہنچتی ہے تو طبعی طور پر اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اول تو بات اس طرح ہوتی نہیں اور اگر ہے بھی تو تمہیں کسی کی عزت اچھالنے کا کس نے اختیار دیا ہے۔

عہدیداران انصاف سے کام لیں

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ (۔) انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہوگا، انصاف نہیں ہوگا، خویش پروری ہوگی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پُرس اور دوسرے سے بلاضرورت صَرفِ نظر ہوگی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بد نتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اَور سلوک اور دوسرے سے اَور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔"

ہر عہدیدار قوم کا خادم ہے

قارئین کرام!

عہدیدار یا لیڈر وہ ہوتا ہے جو خادم بن کر قوم کی خدمت کرے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

''خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔''

اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے، بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آکر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے اور اُن کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور اُنہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے تاکہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہیے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہیے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہوں گے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی جملہ ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گلدستہ

دنیا کی مشکلات اور تلخیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پر خار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہے، لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آ سکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لیے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں، ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مر جاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے۔ جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی جو ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں وہ بیشک آرام پاتے ہیں، ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔

ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا ہوا چلا جارہا تھا۔ راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مر گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہیے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟

دنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراط مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مال

بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ایک فقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش وخرم کھیلتا کودتا جارہا تھا۔کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہوجائیں وہ خوش ہوتا ہے کہ نہیں؟ سوار نے کہا کہ تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہوگئی ہیں؟ اس نے کہا کہ جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مرادیں پوری ہوگئیں۔

بات بالکل ٹھیک ہے۔انسان دوطرح ہی خوش ہوسکتا ہے یا تو حصولِ مراد کے ساتھ یا ترکِ مراد کے ساتھ اوران میں سہل طریق ترکِ مراد کا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ سب کی زندگی تلخ ہے بجز اس کے جو اس دنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بادشاہوں نے بھی ان تلخیوں اور ناکامیوں سے عاجز آکر خودکشی کرلی ہے۔''

ورجینیا(Virginia)

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ایک ریاست ہے جو ملک کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ریاست کی آبادی 2015ء کے ایک اندازے کے مطابق تقریباً تراسی لاکھ بیاسی ہزار ہے۔ورجینیا امریکا کی 12ویں سب سے آباد، اور رقبے کے لحاظ سے 35ویں سب سے بڑی ریاست ہے۔اس کا نام برطانیہ کی ملکہ الزبتھ اول کے نام پر رکھا گیا تھا، جو کے ہمیشہ غیر شادی شدہ رہنے کی وجہ سے انگریزی میں Virgin کہلاتی تھیں۔یہ ریاست ''پرانی سلطنت'' بھی کہلائی جاتی تھی۔اس ریاست کو ''صدارت کی ماں'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں آٹھ امریکی صدر پیدا ہوئے ہیں۔ریاست کا دارالحکومت رچمنڈ richmond ہے۔

سب سے بڑا نظام شمسی دریافت

ماہرین فلکیات نے اب تک کا سب سے بڑا نظام شمسی دریافت کیا ہے جس میں ایک سیارہ ہے جو اپنے ستارے کے گرد ایک چکر دس لاکھ سالوں میں مکمل کرتا ہے۔

یہ نظام شمسی ایک ٹریلین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس کا اپنے ستارے کے گرد چکر پلوٹو کے سورج کے گرد چکر سے 140 گنا زیادہ وسیع ہے۔

یہ سیارہ جس کو 2MASS 840-J2126 کا نام دیا گیا ہے مشتری سے 12 سے 15 گنا بڑا ہے۔ یہ سیارہ 10 ملین سے 45 ملین سال قبل وجود میں آیا۔

شیر شاہ سوری

شیر شاہ سوری کا اصل نام فرید خان تھا۔ 1486ء میں پیدا ہوئے اور جونپور میں تعلیم پائی۔ 21 سال والد کی جاگیر کا انتظام چلایا پھر والیٔ بہار کی ملازمت کی۔ جنوبی بہار کے گورنر بنے۔ کچھ عرصہ شہنشاہ بابر کی ملازمت کی۔ بعدازاں بنگال بہار اور قنوج پر قبضہ کیا۔ مغل شہنشاہ ہمایوں کو شکست دے کر ہندوستان پر اپنی حکمرانی قائم کی۔ اپنے تعمیری کاموں کی وجہ سے ہندوستان کے نپولین کہلائے۔ سنارگاؤں سے دریائے سندھ تک ایک ہزار پانچ سو کوس لمبی جرنیلی سڑک تعمیر کروائی اور اس کے کنارے کنارے سایہ دار اور پھل دار اشجار لگوائے اور سرائیں تعمیر کروائیں۔ یہ سڑک آج بھی جی ٹی روڈ کے نام سے موجود ہے۔ اس کے علاوہ ساڑھے پانچ سو سال قبل اس نے زرعی اصلاحات کا کام شروع کروا دیا تھا جس کی پیروی بعد کے حکمرانوں نے کی۔ ہندوستان میں سب سے پہلا ڈاک کا نظام نافذ کیا۔ 22 مئی 1545ء کو بارود خانہ کے اچانک پھٹ جانے سے وفات پائی۔

تاریخ دان شیر شاہ سوری کو برصغیر کا عظیم رہنما، فاتح اور مصلح مانتے ہیں۔ شیر شاہ سوری سے متعلق کئی مثالی قصے بھی مشہور ہیں۔

لطیفہ

ایک بس جا رہی تھی جس کی چھت کے اوپر بیٹھے ہوئے آدمی نے نیچے بیٹھے آدمی کو آواز دی ''شمشاد۔''

ایک نیچے بیٹھے ہوئے آدمی نے آواز سن کر سر باہر نکالا تو اوپر والے نے ایک چپت لگا دی۔ چنانچہ اس نے اپنا سر اندر کر لیا۔

تھوڑی دیر کے بعد اوپر والے نے دوبارہ آواز دی ''شمشاد۔''

نیچے بیٹھے آدمی نے پھر اپنا سر باہر نکالا تو اوپر

والے شخص نے پھر چپت لگا دی۔ چنانچہ اس نے پھر اپنا سر اندر کر لیا۔ اس منظر کو کئی بار ہوتا دیکھ کر پاس بیٹھے شخص نے پوچھا۔

بھئی کیا تمہارا نام شمشاد ہے؟

نیچے بیٹھے شخص نے جواب دیا نہیں میرا نام تو اعجاز ہے میں تو صرف اس کو بے وقوف بنا رہا ہوں۔

انمول موتی

☆ بہترین لقمہ وہ ہے جو اپنی جائز محنت سے حاصل ہو۔

☆ اسی ذات سے مانگو جو کسی کی محتاج نہیں۔

☆ حقیر ترین پیشہ بھی ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

☆ تعلیم کی جڑیں تلخ مگر ثمر شیریں ہے۔

☆ عیب نکالنا آسان ہے مگر اس سے بہتر کر کے دکھانا مشکل ہے۔

☆ انسان کے صبر اور خدا کے غضب سے ڈرو۔

☆ بہترین دوست وہ ہے جو تمہیں تمہارے عیب بتائے۔

☆ بُرے دوستوں سے تنہائی بہتر ہے۔

(مکرم رمان احمد صاحب۔ ملتان)

غزل

قربت بھی نہیں دل سے اتر بھی نہیں جاتا
وہ شخص کوئی فیصلہ کر بھی نہیں جاتا

آنکھیں ہیں کہ خالی نہیں رہتی ہیں لہو سے
اور زخم جدائی ہے کہ بھر بھی نہیں جاتا

وہ راحت جاں ہے مگر اس در بدری میں
ایسا ہے کہ اب دھیان ادھر بھی نہیں جاتا

ہم دوہری اذیت کے گرفتار مسافر
پاؤں بھی شل شوق سفر بھی نہیں جاتا

دل کو تری چاہت پہ بھروسہ بھی بہت ہے
اور تجھ سے بچھڑ جانے کا ڈر بھی نہیں جاتا

پاگل ہوئے جاتے ہو فراز اس سے ملے کیا
اتنی سی خوشی سے کوئی مر بھی نہیں جاتا

(احمد فراز)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنی نوع انسان سے ہمدردی

(ابوعثمان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ شرائط بیعت میں شرط نہم یہ ہے کہ

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

ان الفاظ کو سامنے رکھ کر جب ہم آپؑ کی عملی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپؑ کی تمام زندگی بنی نوع انسان کی محبت سے پُر تھی اور یہ محبت اور ہمدردی بلا تفریق مذہب وملت اور قوم تھی۔

عام بنی نوع سے ہمدردی

آپؑ فرماتے ہیں:

''ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور اِن ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی جیسا کہ مَیں نے کہا ہے حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اور عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا۔ مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔''

آپؑ کے دل میں نوع انسان کی ہمدردی اور ان کا خیال ابتدائے عمر سے تھا۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران جن کے گھر میں آپ کی رہائش تھی، ان کی روایت ہے کہ

''جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے۔ کپڑے بنوا دیتے یا نقد تقسیم کر دیتے تھے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے۔''

یہ بڑا ثواب کا کام ہے

حضور علیہ السلام کے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی آپؑ کی ہمدردی خلق کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لیے برتن ہاتھوں میں لیے آنکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لیے

ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جانکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہیے۔''

کل بنی نوع کی ہمدردی کرو

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لیے مدد نہیں کرتا تو مَیں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ..... مَیں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ..... اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔''

مخالفین سے ہمدردی

حضرت اماں جان بیان فرماتی ہیں کہ

''ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ اس وقت کوئی اور طبیب یہاں نہیں تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت کو اطلاع دی اور آپؑ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا..... جس سے فائدہ ہوگیا۔ اس وقت باہمی سخت مخالفت تھی۔''

بلاتمیز مذہب وقوم ہر ایک سے نیکی کرو

اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

''ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے ہیں انہوں نے پہنچایا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو ہم اب بھی تیار ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یادرکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز مذہب وقوم ہر ایک سے نیکی کرو۔''

دوسروں کے لئے دعا

حضور علیہ السلام ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک آریہ ملاوامل نام مرض دق میں مبتلا ہو گیا اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک زہریلا سانپ اس کو کاٹ گیا۔ وہ ایک دن اپنی زندگی سے نومید ہو کر میرے پاس آکر رویا میں نے اس کے حق میں دعا کی تو جواب آیا..... یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ بعد اس کے وہ ایک ہفتہ میں اچھا ہو گیا اور اب تک زندہ موجود ہے۔''

تکلیف دینے والوں کا بھی خیال رکھنا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے روایت کرتے ہیں کہ

''بیان کیا ہم سے حافظ روشن علی صاحب نے کہ جب منارۃ المسیح بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس مینارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (بیت) مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایات کرنے والے تھے وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اس گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا ''یہ بڈھا مل بیٹھا ہے آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے موقع ملا ہو اور میں نے

فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی اور پھر اس سے پوچھ لیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔'' حافظ صاحب نے بیان کیا کہ میں اس وقت بڈھا مل کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں بول سکا۔''

نوع انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجالاؤ

آپؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ ..... خدا کے لیے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لیے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپؑ کے حسین اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مدحت مسیح دوراںؑ

کہیں رائج نہیں وہ لفظ دنیا کی زبانوں میں
جو مدحت مہدئ دوراں کی خوبی سے بیاں کر دیں

سلام ان عجز کی راہوں پہ تقویٰ کے مراحل پر
جو اک خلوت نشیں کو مہدئ آخر زماں کر دیں

سلام اُن نیم وا آنکھوں پہ رحمت بار نظروں پر
کبھی گھائل کریں دل کو کبھی تحلیلِ جاں کر دیں

وہ سلطان القلم معجز بیاں انفاخِ قدوسی
مسیحائی جو مُردوں کو زندہ جاوداں کر دیں

وہ جس دل میں بھی دیکھیں پیار سے سب خارِ غم چُن لیں
جو گل ہو اپنے دامن میں وہ نذرِ دوستاں کر دیں

ہدایت دی ہمیں کہ گالیاں سُن کر دعائیں دیں
جو دل کا بوجھ بڑھ جائے خدا کو درمیاں کر دیں

دعا ہے تخم ریزی کرنے والے باغ کے مالی
ہم اس دنیا کے ہر ذرّے کو رشکِ گلستاں کر دیں

یہی رستہ ہے جو بندے کو خالق سے ملاتا ہے
اسی خواہش سے سر کو وقفِ سنگِ آستاں کر دیں

(ا۔ب۔ناصرؔ)

پولو(Polo)

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

چار چار کھلاڑی کی ٹیموں میں کھیلا جانے والا ایک کھیل جس میں کھلاڑی خچروں یا گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں اور ایک لمبی ہاکی نما چھڑی سے گیند کو مخالف ٹیم کے گول میں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ 600 قبل مسیح میں پولو فارس میں کھیلی جاتی تھی اور بعد ازاں مشرق کی جانب پھیلی۔ آخر کار انیسویں صدی میں ہندوستان کے انگریز افسر نے اسے دوبارہ دریافت کیا۔ پولو میں لکڑی کی گیند استعمال ہوتی ہے۔ ہر گول کے بعد ٹیمیں اپنی سائیڈز بدلتی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد ارجنٹینا پولو کھیلنے والے ممالک میں سرکردہ حیثیت رکھتا ہے۔ پولو گراؤنڈ کی لمبائی تین سو گز جبکہ گول کی چوڑائی آٹھ گز ہوتی ہے۔

پولو کا عالمی سطح پر ہونے والا سب سے بڑا ایونٹ ''ورلڈ پولو چیمپئن شپ'' ہے۔ اب تک کھیلی گئیں چیمپئن شپس کا مختصر ریکارڈ پیش ہے۔

سال	مقام	اول	دوم	سوم
1987ء	ارجنٹینا	ارجنٹینا	میکسیکو	برازیل
1989ء	جرمنی	امریکہ	برطانیہ	ارجنٹینا
1992ء	چلی	ارجنٹینا	چلی	برطانیہ
1995ء	سویٹزرلینڈ	برازیل	ارجنٹینا	میکسیکو
1998ء	امریکہ	ارجنٹینا	برازیل	برطانیہ
2001ء	آسٹریلیا	برازیل	آسٹریلیا	برطانیہ
2004ء	فرانس	برازیل	برطانیہ	چلی
2008ء	میکسیکو	چلی	برازیل	میکسیکو
2011ء	ارجنٹینا	ارجنٹینا	برازیل	اٹلی
2015ء	چلی	چلی	امریکہ	برازیل

صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع سنت ؐ

(مکرم عبدالقدیر قمر صاحب۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اصحاب عطا فرمائے وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا جاگنا بلکہ ہر ہر حرکت اور ہر ہر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارۂ ابرو کی محتاج تھی۔ وہ عجیب قدوسیوں کا گروہ تھا جن کی نس نس میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی تھی اس لیے ان کا ہر عمل اور ہر کام اسی محبت کے زیر اثر سرانجام پاتا تھا اسی محبت کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

سردی، سردی نہ رہی

غزوہ خندق میں قریش مکہ اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مدینہ کا گھیراؤ کئے ہوئے تھے۔ لشکرِ کفار ایک جنگل میں خیمہ زن تھا کہ ایک رات یکا یک ایسی آندھی چلی کہ خیموں کی طنابیں ٹوٹ گئیں۔ ہانڈیاں الٹ گئیں ان کی آگیں بجھ گئیں۔ ظلمت شب اس قدر کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اور شدید سردی۔ مسلمانوں کے پاس تو کپڑے بھی اس قدر نہ تھے کہ اس سے اپنا بچاؤ ہی کر لیتے۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو جا کر دشمن قوم کی خبر لائے۔ میں ایسے شخص کو قیامت کے دن اپنی معیت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ آپ ؐ نے تین دفعہ پکارا۔ مگر سردی کی شدت کی وجہ سے کسی کے منہ سے آواز نہ نکلتی تھی۔ چوتھی دفعہ آپ ؐ نے حضرت حذیفہ ؓ کا نام لے کر فرمایا اے حذیفہ تم جاؤ اور خبر لے کر آؤ اور دیکھو دشمن کو برانگیخت نہ کرنا۔

حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر میں اٹھا اور تیزی سے مشرکین کے لشکر میں پہنچا۔ تمام حالات کا جائزہ لیا۔ اسی دوران دیکھا کہ ابوسفیان آگ کے پاس بیٹھا اپنی کمر کو سینک دے رہا ہے۔ چاہا کہ اس کا کام تمام کر دوں۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نصیحت یاد آ گئی اور میں اپنے ارادہ سے رک گیا اور واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری تفصیل بتائی۔ حضرت حذیفہؓ بتاتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر جب چلا ہوں تو باوجود سخت سردی کے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں گرم ہواؤں کے دوش پر ہوں۔

(مسلم کتاب الجہاد باب غزوۃ الاحزاب)

پڑوسی کا حق

حضرت ابورافعؓ اپنا مکان فروخت کرنا چاہتے تھے۔ حضرت سعدؓ وہ مکان خریدنے کے لیے تشریف لے گئے اور اس کی قیمت چار سو درہم لگائی اور کہا میں یہ رقم قسطوں میں ادا کروں گا۔ حضرت ابورافعؓ نے یہ بات سن کر کہا آپ سے پہلے ایک آدمی مکان خریدنے آیا تھا اور اس نے اس کی قیمت پانچ سو درہم لگائی تھی۔ میں نے اسے یہ مکان نہیں دیا اور آپ اس کی قیمت چار سو درہم لگا رہے ہیں کہ وہ بھی قسطوں میں ادا کریں گے۔ یہ کہنے کے بعد حضرت ابورافعؓ نے اپنا مکان حضرت سعدؓ کے ہاتھ بیچ دیا اور کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قریب کی چیز کا زیادہ حقدار ہے تو میں کبھی آپ کو یہ مکان چار سو درہم میں نہ دیتا۔ (یعنی فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہمسایہ کو ایک سو درہم کم پر مکان دے دیا۔)

(بخاری کتاب لحیل باب فی الھبۃ الشفعۃ)

انصار کی خدمت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضرت جریر بن عبداللہؓ میرے ساتھ تھے۔ وہ عمر میں مجھ سے بڑے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے میرا خیال رکھا اور ہر طرح خدمت بجالاتے رہے اور فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انصار سے محبت کرتے اور ان کی ضروریات پوری کرتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی ان کا احترام کرتا ہوں اور ان کی خدمت کرنا فخر سمجھتا ہوں۔

(المعجم الکبیر جلد دوم صفحہ 293 روایت نمبر 2218)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند، میری پسند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان میں فروکش

ہوئے۔ حضرت ابوایوبؓ آپؐ کے لیے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ کھانے سے جو کچھ بچ جاتا تو حضرت ابوایوبؓ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے نشان تلاش کرتے اور جس طرح سے اور جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا ہوتا وہیں سے شروع کرتے۔ ایک دن جب آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا بھجوایا تو وہ ویسے ہی واپس آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تناول نہیں فرمایا تھا۔ آپؓ بڑی مضطربانہ حالت میں آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کھانا نہ کھانے کا سبب دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا چونکہ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن کو پسند نہیں کرتا۔ اس پر حضرت ابو ایوبؓ کہنے لگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو آپؐ کو پسند نہیں میں بھی اسے پسند نہیں کروں گا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم)

بناؤ سنگھار

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے والد ابوسفیان وفات پا گئے۔ تین دن گزرنے پر آپؓ نے نہا دھو کر کپڑے بدلے، بناؤ سنگھار کیا، تیار ہوئیں۔ پھر فرمانے لگیں مجھے اس قدر تیاری کی ضرورت تو نہیں تھی مگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لاتی ہے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ہاں خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا)

باپ کے دوست سے حسن سلوک

عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ جب بھی وہ مکہ کی طرف جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا۔ جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر آرام محسوس کرتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ اپنے سر پر باندھ لیتے۔ ایک روز اس اثناء میں کہ وہ اسی گدھے پر سوار جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا۔ انہوں نے کہا کیا تم فلاں بن فلاں ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں میں وہی ہوں۔ اس پر آپؓ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور کہا اس پر سوار ہو جاؤ

اور عمامہ بھی دیا اور کہا اس کو اپنے سر پر باندھ لو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا اللہ آپؓ کی مغفرت فرمائے۔ آپؓ نے اس دیہاتی کو اپنا گدھا دے دیا جس پر آپؓ آرام کی خاطر سواری کرتے تھے اور عمامہ بھی جسے سر پر باندھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آدمی کا اپنے باپ کے بعد اس کے دوستوں سے اور اس کے پیاروں سے حسن سلوک کرنا یقیناً سب سے بڑی نیکی ہے۔ اس دیہاتی کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

(مسلم کتاب البر و الصلۃ باب صلۃ اصدقاء الاب.......)

عرصہ دراز تک بات نہ کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے ایک شخص کو کنکریاں پھینکتے دیکھا۔ آپؓ نے اسے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس طرح کنکریاں پھینکنے سے نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن زخمی ہوتا ہے بلکہ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بے دھیانی میں کسی کے دانت کو توڑ دیتی ہے یا کوئی آنکھ پھوڑ دیتی ہے (گویا سراسر نقصان)۔ اس کے بعد پھر ایک دن آپؓ نے اس شخص کو اسی طرح کنکریاں پھینکتے دیکھا تو کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی تھی کہ آپ ﷺ نے اس طرح کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور تم پھر وہی حرکت کر رہے ہو اور پھر ایک عرصہ تک اس سے بات نہیں کی۔

(بخاری کتاب الذبائح و الصید باب الخذف و البندقة)

غرض یہ چند مثالیں دراصل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت اور ان کے جذبہ فنافی رسول ﷺ کا پتہ دیتی ہیں کہ ان کی تمام حرکات و سکنات کا دار و مدار اتباع سنت نبوی ﷺ پر تھا۔

یہ وہ عمدہ نمونہ ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ اور ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

اللہ کرے کہ ہم سب بھی ان خوبصورت مثالوں سے اپنی اپنی زندگیوں کو آراستہ کرنے والے بن جائیں۔ آمین

قائداعظم کی شگفتہ مزاجی

(مکرم ظافر احمد طیب صاحب۔ ربوہ)

ہمارے قائد بانیٔ پاکستان کی ہمہ گیر شخصیت کی وارفتہ کر دینے والی خوشبو، کس کس رُخ سے انسان کو اپنے حصار میں لے لیتی ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو ان کی صحبت میں رہے۔

چنانچہ بظاہر قائداعظم کی شخصیت میں برف کی سی سنگینی نظر آتی ہے لیکن اس حد درجہ سنجیدگی کو اپنے مزاح اور شگفتہ مزاجی کی حدت سے پگھلانے والے بھی وہ آپ ہی ہیں۔

آپ کی ہر دلعزیز بہن محترمہ فاطمہ جناح قائداعظم کی شگفتہ مزاجی کے متعلق کہتی ہیں کہ

''قائد اعظم اپنی گھریلو زندگی میں ایک ہشاش بشاش انسان تھے۔ انہیں بے شمار لطیفے یاد تھے۔ ہنسانے پر آتے تو پہروں ہنساتے رہتے۔ اگرچہ لوگ انہیں ایک مضبوط اور سخت دل آدمی سمجھتے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت ہی نرم دل تھے اور کسی کو بھی دکھی دیکھتے تو پریشان ہو جاتے۔''

آپ کی زندگی سے آپ کی شگفتہ مزاجی کی چند مثالیں پیش ہیں۔

☆☆☆

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں قیام کے دوران ایک موقع پر جب قائداعظم تفریح کے موڈ میں طلباء کے درمیان تشریف فرما تھے ان کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ اس یونیورسٹی میں محمد نعمان اس قدر ماہر اداکار ہے کہ وہ بڑی عمدگی سے کسی بھی گفتگو اور نشست و برخاست کی نقل اتار سکتا ہے محمد نعمان قائداعظم کے انداز میں بھی بڑی مشاقی کے ساتھ تقریر اور گفتگو کر سکتا تھا۔ قائداعظم کے لب و لہجے کی نقل اس قدر مکمل اور بھرپور انداز میں اتارنے پر قادر ہے کہ اگر آنکھیں بند کر کے پردے کے پیچھے اسے سنا جائے تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ قائداعظم نہیں بول رہے اور یقینی طور پر خود قائداعظم بھی یہی محسوس کریں گے گویا وہ خود اپنے آپ کو سن رہے ہیں۔

قائداعظم نے فوراً محمد نعمان کو بُلا بھیجا نوجوان طالب علم نے صرف دس منٹ کی مہلت چاہی دس منٹ کے بعد وہ سفید شلوار اور گرے شیروانی میں ملبوس، جناح کیپ اوڑھے اور ایک چشمہ لگائے آموجود ہوا۔ وہ بالکل قائداعظم تو نہیں دکھائی دیتا تھا مگر اس کی قائداعظم سے مشابہت ضرور پیدا ہوگئی تھی پھر نعمان نے ایک فرضی اجتماع کے سامنے بولنا شروع کر دیا۔ آواز لب و لہجے، الفاظ، حرکات، چہرے کے تاثرات غرض ہر بات قائداعظم کی طرح تھی اگر وہ پردے کے پیچھے بول رہا ہوتا تو کوئی شخص یہ یقین نہ کرتا کہ یہ قائداعظم نہیں بول رہے۔ قائداعظم یہ سب کچھ دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ نعمان کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ٹوپی اور ایک چشمہ یہ کہتے ہوئے اسے عنایت کر کے کہا ''یہ لو اس سے تمہاری کردار نگاری اور ثقہ ہو جائے گی۔''

☆☆☆

قائداعظم نے ایک مرتبہ کھیل کے انعامات کی تقسیم کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ ایک طالبعلم جسے انعام ملا تھا قائداعظم کے روبرو اس قدر گھبرایا کہ انعام لینے کے بعد آپ سے ہاتھ ملانا بھی بھول گیا۔ آپ نے بڑی نرمی اور شگفتگی سے اسے واپس بلایا اور مسکراتے ہوئے فرمایا ''لڑکے تم بھاگے کیوں جا رہے ہو مجھے یقین ہے یہ انعام تم نے جیتا ہے کسی سے چھینا نہیں۔

(ماخوذ از قائداعظم کی شگفتہ مزاجی از سمیع اللہ قریشی)

سست کبھی گام نہ ہو

مجلس مقامی ربوہ: مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ماہ دسمبر 2015ء میں ربوہ بھر کے 72 حلقہ جات میں ایک ہی دن ''جلسہ ہائے خلافت'' منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ان اجلاسات میں ربوہ بھر سے 2953 اطفال 5355 خدام اور 1839 انصار نے شرکت کی۔ جبکہ مجموعی حاضری 10147 رہی۔

اسی طرح ماہ دسمبر 2015ء ہی میں آل ربوہ Spelling Contest کا مقابلہ کروایا گیا۔ اس مقابلہ کے انعقاد سے 15 دن قبل تمام حلقہ جات میں معلوماتی پمفلٹ بھجوایا گیا۔ مقابلہ کے دو معیار مقرر کئے گئے جس کے مطابق ایک معیار میں جامعہ احمدیہ کے طلباء، فارغ التحصیل مربیان، M.A Eglish یا BS Englsih پاس یا زیر تعلیم طلباء شامل تھے۔ جبکہ دوسرے معیار میں مذکور تمام طلباء کے علاوہ خدام شامل تھے۔ اس مقابلے کا دورانیہ اڑھائی گھنٹے رہا جس میں 135 خدام شامل ہوئے۔ بعد ازاں اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

یہ مقابلہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے منعقد کیا جانے والا پہلا مقابلہ تھا۔

ماہ دسمبر 2015ء تا جنوری 2016ء سے مجلس مقامی کے زیر انتظام مجلس صحت کے تعاون ''آل ربوہ نور باسکٹ بال ٹورنامنٹ'' منعقد کروایا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کے 15 بلاکس سے 11 ٹیموں نے حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ میں کل 25 میچز کھیلے گئے۔ فائنل مقابلہ نصر بلاک نے جیتا۔ ٹورنامنٹ کے تمام میچز ناصر سپورٹس کمپلیکس میں کھیلے گئے۔

ضلع اسلام آباد: مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے تحت ماہ دسمبر 2015ء میں ایک مثالی وقار عمل کروایا گیا۔ پروگرام کا آغاز صبح 10 بجے ہوا جو سہ پہر 3:30 بجے تک جاری رہا۔ اس وقار عمل میں ضلع کی 20 مجالس کے 297 خدام نے حصہ لیا۔ جو کل تجنید کا 38 فیصد ہے۔

ضلع کراچی: ماہ دسمبر 2015ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو شعبہ صحت جسمانی کے

تحت اپنا پہلا ''آل کراچی مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ'' منعقد کروانے کی توفیق ملی۔

اس ٹورنامنٹ کو بہترین اور کامیاب بنانے کے لیے ضلعی سطح پر درج ذیل شعبہ جات جن میں وقار عمل، صحت جسمانی، تربیت، عمومی، صنعت وتجارت اور خدمت خلق کی معاونت سے انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ اس ٹورنامنٹ کے مقابلہ جات کو دو بلاکس میں تقسیم کیا گیا جن میں ملیر بلاک سے 7 مجالس نے جبکہ کورنگی بلاک سے 8 مجالس کے خدام نے حصہ لیا۔ ان بلاکس سے سپر ایٹ ٹیموں کو منتخب کر کے پھر ان کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والی ٹیموں میں ڈیفنس اور النور مجلس شامل تھیں۔ جبکہ فائنل سنسنی خیز مقابلہ کے بعد مجلس النور نے جیت لیا۔

اس ٹورنامنٹ میں کل 300 خدام نے حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر امیر صاحب ضلع کراچی نے اعزاز پانے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

مجلس تیموریہ ضلع کراچی: مجلس کے تحت ماہ دسمبر 2015ء میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا جس میں 24 خدام شامل ہوئے۔

اسی طرح مجلس تیموریہ ہی کے زیر اہتمام ماہ دسمبر 2015ء میں ہی علمی ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ اس علمی ریلی میں کل 6 مقابلہ جات کروائے گئے جس میں مجلس کے 21 خدام نے حصہ لیا۔

مجلس گلستان جوہر جنوبی: ماہ جنوری 2016ء میں مجلس گلستان جوہر جنوبی ضلع کراچی نے مجلس کی سطح پر اپنا ریفریشر کورس منعقد کروایا۔ اس ریفریشر کورس میں 21 خدام نے شمولیت اختیار کی۔

علاقہ فیصل آباد: ماہ جنوری 2016ء میں علاقہ فیصل آباد کو اپنے ورزشی مقابلہ جات منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات میں علاقہ کے چار اضلاع سے 72 خدام نے شرکت کی۔ مجموعی طور پر 3 اجتماعی والی بال، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن جبکہ 8 انفرادی مقابلے جن میں دوڑ سو میٹر، دوڑ 400 میٹر، کلائی پکڑنا، لمبی چھلانگ، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا اور ثابت قدمی شامل تھے۔ ریلی کے اختتام پر نمایاں کارکردگی والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

سیب کے فوائد

(مکرم قیصر خلیل خان صاحب۔ لاہور)

سیب اپنی غذائیت کے لحاظ سے دنیا کا مشہور ترین پھل ہے۔ میٹھا سیب پہلے درجے میں گرم دوسرے میں تر ہے۔ ترش پہلے درجے میں سرد وخشک ہے۔ پھیکا سیب سرد تر ہے۔

بنیادی طور پر اعلیٰ قسم کے سیب کی پیداوار کے لیے سرد آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو پہاڑی علاقے سطح سمندر سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہیں، وہاں اس پھل کی کاشت کی جاتی ہے۔ وہیں اس پھل کی اعلیٰ پیداوار ملتی ہے۔ آج کل یہ پھل فرانس، جرمنی، اٹلی اور امریکہ میں سب سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان میں اس کی پیداوار کے ذخائر کوئٹہ، وادیٔ کاغان اور کشمیر کے کئی علاقوں میں ہوتی ہے۔

سیب کے فوائد

سیب کے متعلق انگریزی کا ایک معروف فقرہ ہے کہ

An apple a day keeps the doctor away.

اس سے سیب کی افادیت کا پتہ چلتا ہے۔ سیب کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔

☆ سیب میں فاسفورس کے اجزاء موجود ہیں، اسی لیے یہ مقوی دماغ بھی ہے۔ اس میں فولاد کے اجزاء بھی شامل ہیں اس لیے اس کا استعمال خون کے ذرات میں اضافہ کرتا ہے اور چہرے کو سرخ و شاداب بناتا ہے۔

☆ سیب کا چھلکا اتار کر کھانا ایک غلطی ہے۔

اس کے چھلکے کی موٹائی میں وٹامنز کی ایک بڑی مقدار چھپی ہوتی ہے جو کہ چھلکا اتارنے پر عموماً ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسے چھلکے سمیت ہی کھایا جائے۔

☆ سیب کھانے سے ہاضمہ کو تقویت ملتی ہے۔ اس کے علاوہ جگر کے فعل کو بھی تیز کرتا ہے۔

☆ سیب کا عرق معدے اور انتڑیوں کی بیماریوں کے لیے دافع جراثیم ہے۔ گردوں کی صفائی میں اس کی کارکردگی لاجواب ہے۔

☆ سیب قدرے قابض ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مربہ بھوک بڑھاتا ہے۔

☆ سیب دل کو شگفتہ اور دماغ کو تر و تازہ کرتا ہے اور انسانی جسم میں قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔

☆ سیب کے چھلکوں سے نہایت لذیذ اور خوشبودار چائے تیار کی جا سکتی ہے۔ جو چالیس سال سے اوپر خواتین و حضرات کے لیے بے حد مفید ہے۔

☆ سیب کے چھلکوں کی چائے میں اگر لیموں اور شہد کا اضافہ کر لیا جائے تو یہ پیچش اور محرقہ بخار کی کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔

☆ اگر جوڑوں کے درد والے حضرات یہ چائے استعمال کریں تو انہیں خاصا فائدہ ہوتا ہے۔

☆ سیب دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اس کے اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں میں جذب ہو کر انہیں خاصا مضبوط کرتے ہیں۔

☆ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔ اعصابی کمزوری اس کے مسلسل استعمال سے دور ہوتی ہے۔

☆ ایک عدد سیب لے کر اچھی طرح سے چھیل کر تھوڑا نمک لگا کر صبح نہار منہ تین روز تک کھانے سے سر درد کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ تازہ سیب کے رس میں سیاہ مرچ، زیرہ اور نمک کا سفوف چھڑک کر پینے سے بھوک میں اضافہ ہوتا ہے اور معدے کو تقویت ملتی ہے۔

حضرت مولانا محمد جلال الدین رومیؒ

(مکرم مبین احمد شاد صاحب۔شیخوپورہ)

تعارف

حضرت مولانا محمد جلال الدین رومیؒ جو مولانا روم کے نام سے شہرت رکھتے ہیں ایک مشہور فارسی شاعر تھے جو دنیا بھر میں اپنی لازوال تصنیف ''مثنوی'' کی بدولت جانے جاتے ہیں۔

پیدائش اور نام ونسب

اصل نام محمد ابن محمد ابن حسین حسینی خطیبی بکری بلخی تھا۔ جبکہ جلال الدین، خداوندگار اور مولانا خداوندگار کے القاب سے نوازے گئے اور مولانا رومیؒ کے نام سے شہرت پائی۔

ان کے والد بہاؤالدین بڑے صاحب علم بزرگ تھے۔ ان کا وطن بلخ تھا اور یہیں مولانا رومیؒ 1207ء بمطابق 6 ربیع الاول 604 ہجری کو پیدا ہوئے۔

حصولِ تعلیم

ابتدائی تعلیم کے مراحل شیخ بہاؤالدین نے طے کرادیے اور پھر اپنے مرید سید برہان الدین کو جو اپنے زمانے کے فاضل علماء میں شمار کیے جاتے تھے مولانا کا معلم اور اتالیق بنادیا۔ اکثر علوم مولانا کو انہی سے حاصل ہوئے۔ اپنے والد کی حیات تک ان ہی کی خدمت میں رہے۔ والد کے انتقال کے بعد 639 ہجری میں شام کا قصد کیا۔ ابتداء میں حلب کے مدرسہ حلاویہ میں رہ کر مولانا کمال الدین سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

علم وفضل

مولانا رومؒ اپنے دور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ فقہ اور مذاہب کے بہت بڑے عالم تھے۔ لیکن آپ کی شہرت بطور ایک صوفی شاعر کے ہوئی۔

دیگر علوم میں بھی آپ کو پوری دسترس حاصل تھی۔ دوران طالب علمی میں ہی پیچیدہ مسائل میں علمائے وقت آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ حضرت شمس تبریزؒ مولانا کے پیرو مرشد تھے۔ آپ کی شہرت سن کر سلجوقی سلطان نے انہیں اپنے پاس بلوایا۔ آپ نے درخواست قبول کی اور قونیہ چلے گئے۔ وہاں تقریباً 30 سال تک تعلیم و تربیت میں مشغول رہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے 3500 غزلیں 2000 رباعیات اور رزمیہ نظمیں لکھیں۔

وفات

تقریباً 66 سال کی عمر میں سن 1273ء بمطابق 672 ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار ترکی کے شہر قونیہ (Konya) میں واقع ہے۔

مشہور کتب

فارسی زبان میں لکھی گئیں بے شمار کتب میں مولانا رومؒ کی مشہورِ زمانہ کتاب ''مثنوی مولانا روم'' کو قبول عام حاصل ہوا۔ مثنوی کی فارسی کے علاوہ اردو اور دیگر زبانوں میں ضخیم شرحیں لکھی گئیں۔

چنانچہ مثنوی کے متعلق مولانا نے لکھا ہے کہ

باقی ایں گفتہ آید بے زباں
در دل ہر کس کہ دارد نورِ جاں

یعنی: جس شخص کی جان میں نور ہوگا اس مثنوی کا بقیہ حصہ اس کے دل میں خود بخود اتر جائے گا۔''

اس کے علاوہ کتاب ''فیہ مافیہ'' بھی معروف ہے جو مولانا کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً معین الدین پروانہ کو لکھے۔ معین الدین پروانہ رکن الدین جو سلجوق سلطان قلیج ارسلان شاہ قونیہ کا حاجب (یعنی: نگہبان) تھا اور آپ سے بہت عقیدت رکھتا تھا۔

❁❁❁

میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
جی کڑا کر کے میں بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے

ناگہاں اور کسی بات پہ دل ایسا دُکھا
میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

2015ء میں دنیا کے دس امیر ترین افراد

دنیا کے امیر ترین افراد کی فہرست امریکی رسالہ فوربز (Forbes) ہر سال مارچ کے مہینے میں شائع کرتا ہے۔ اس فہرست میں شامل افراد کی دولت کا تخمینہ لگایا جاتا ہے جو امریکی ڈالروں کی قدر میں ہوتا ہے۔ اس فہرست میں بادشاہوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

دنیا کے سو امیر ترین لوگوں میں سات افراد ہندوستانی ہیں۔ ان سو افراد میں غریب ترین شخص بھی 5 ارب ڈالر کا مالک ہے۔

2015ء میں دنیا کے دس امیر ترین افراد کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ بل گیٹس (Bill Gates)

2015ء میں دنیا کے امیر ترین افراد میں پہلا نمبر مائیکروسافٹ (Microsoft) کے مالک بل گیٹس Bill Gates کا ہے جس کی عمر 59 سال ہے اور 79.2 ارب ڈالر کی دولت کے مالک ہیں۔ بل گیٹس کا تعلق امریکہ سے ہے۔

2۔ کارلوس سلم (Carlos Slim)

امیر ترین افراد کی فہرست میں دوسرے نمبر پر کارلوس سلم Carlos Slim ہے جس کا تعلق میکسیکو سے ہے۔ عمر 75 سال جبکہ دولت 77.1 ارب ڈالر رکھتے ہیں۔ ٹیلی میکس Telemex جو کہ میکسیکو کی ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی ہے اور گروپو کارسو Grupo Carso کارپوریشن کمپنی کے بھی مالک ہیں۔

3۔ وارن بافت (Warren Buffett)

2015ء میں تیسرے نمبر پر آنے والے امیر ترین آدمی وارن بافت Warren Buffett ہیں جن کے پاس 72.7 ارب ڈالر کی دولت ہے۔ ان کا تعلق بھی امریکہ سے ہے۔ جبکہ عمر 84 سال ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنی برکشائر ہیتھاوے Berkshire Hathaway کے مالک ہیں۔

4۔امانسیواورتیگا(Amancio Ortega)

اس فہرست میں چوتھے نمبر پر امانسیو اور تیگا Amancio Ortega ہیں۔ جن کا تعلق سپین سے ہے۔ان کی دولت کی مالیت 64.5ارب ڈالر ہے۔جبکہ عمر 78 سال ہے۔ذرائع آمدن میں سپین میں ہی کپڑے کی ٹیکسٹائل کمپنی انڈیٹیکس Indetex گروپ ہے۔

5۔لیری ایلیسن(Larry Ellison)

دنیا کے 2015ء کے امیر ترین لوگوں میں پانچواں نمبر لیری ایلیسن Larry Ellison کا ہے جس کی عمر 70 سال ہے اور تعلق امریکہ سے ہے۔ان کی دولت 54.3ارب ڈالر ہے۔ جو اوریکل کارپوریشن Oracle Corporation جو امریکہ کی بہت بڑی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کارپوریشن سے حاصل ہوتی ہے۔

6۔چارلس کوک(Charles Koch)

چھٹے نمبر پر چارلس کوک Charles Koch ہیں جو 42.9ارب ڈالر کے مالک ہیں۔ان کا تعلق بھی امریکہ سے ہی ہے۔کوک انڈسٹریز Koch Industries جو امریکہ کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے کے شراکت دار، کمپنی کے بورڈ کے چیئرمین اور اس کے چیف ایگزیکٹو آفیسر بھی ہیں۔عمر 74 سال ہے۔

7۔ڈیوڈ کوک(David Koch)

دنیا کے امیر ترین افراد میں 2015ء کے ساتویں امیر آدمی ڈیوڈ کوک David Koch ہیں۔ان کی عمر 60 سال ہے اور شہریت امریکہ کی ہی ہے۔یہ چارلس کوک کے چھوٹے بھائی ہیں اور کوک انڈسٹریز Koch Industries میں ہی ایگزیکٹو وائس پریزیڈنٹ کے عہدے پر ہیں۔ کیمیکل انجینئرنگ میں M.S تعلیم رکھتے ہیں۔جبکہ دولت کی مالیت 41.7ارب ڈالر ہے۔

8۔کرسٹی والٹن(Christy Walton)

آٹھویں نمبر پر کرسٹی والٹن Christy Walton کا نام ہے۔عمر 60 سال ہے۔امریکہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ان کو دنیا کی امیر ترین عورت

ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ امریکہ کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی والمارٹ Walmart جوان کے سسر سیم والٹن Sam Walton نے بنائی، کی شراکت دار ہیں۔ 2005ء میں ان کے خاوند کی ہلاکت ہوئی اس وقت ان کی دولت کی مالیت 18.2 ارب ڈالر تھی۔ لیکن اس کے بعد کرسٹی والٹن کی محنت سے 2014ء میں اپنی دولت کو 36.7 ارب ڈالر اور 2015ء میں 41.7 ارب ڈالر تک پہنچا کر 2015ء کے دنیا کے امیر ترین افراد کی فہرست میں آٹھویں نمبر پر جگہ بنائی ہے۔

9۔ جم والٹن (Jim Walton)

2015ء کے امیر ترین افراد میں نویں نمبر پر جم والٹن Jim Walton ہیں۔

والمارٹ Walmart کمپنی کے شراکت دار، سیم والٹن کے بیٹے ہیں۔ جبکہ آٹھویں نمبر پر مذکور کرسٹی والٹن کے دیور ہیں۔ ان کی عمر 66 سال ہے اور دولت کی مالیت 40.6 ارب ڈالر ہے۔ ان کا تعلق بھی امریکہ سے ہی ہے۔

10۔ للیانے بیٹن کورٹ

(Liliane Bettencourt)

للیانے بیٹن کورٹ Liliane Bettencourt دنیا کے امیر ترین افراد کی فہرست میں دسویں نمبر پر ہیں۔ ان کا تعلق فرانس سے ہے۔ بزنس وومن ہیں۔ دنیا کی معروف بیوٹی اینڈ کاسمیٹکس کمپنی لوریال L,Oreal کی پرنسپل شیئر ہولڈر ہیں۔ خاوند کا نام آندرے بیٹن کورٹ ہے۔ عمر 92 سال ہے۔

مکئی (Corn)

ایک اہم غذائی جنس جس کا شمار دنیا میں گندم اور چاول کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ خوراک اور مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال ہونے والا پودا ہے۔ امریکہ کی سب سے بڑی فصل ہے جبکہ پاک و ہند میں بھی ہر جگہ پیدا ہوتی ہے۔ اطباء مکئی کے بھٹے کے ریشوں سے مختلف ادویات تیار کرتے ہیں۔

حسد اور بُغض سے بچنا

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب۔فیصل آباد)

خدا تعالیٰ نے ہمیں جن بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے رکنے کا حکم دیا ہے جو ہمارے ایمان کو کھوکھلا کر کے جنت سے دور لے جانے والی ہیں وہ اخلاق سیئہ کہلاتی ہیں۔ان اخلاق سیئہ میں سے ایک حسد ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اس بُرے فعل کی مذمت کی ہے وہاں ہمیں سورۃ الفلق میں اس سے محفوظ رہنے کی دعا بھی سکھائی ہے۔جس میں فرمایا کہ

اور (اے اللہ ہمیں بچا) حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

حسد سے بچو

اسی طرح حسد کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

حسد سے بچو۔کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الحسد)

آپس میں حسد نہ کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں،لوگوں کے عیوب تلاش کرنے سے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بُغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو

(صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی عن التحاسد والتدابر)

حاسد اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و

دولت کو دیکھ کر کُڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

پھر ایک دوسری جگہ نصیحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بُغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّاسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

آپس کے تبَاغُض اور تحَاسُد کو دور کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

"پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس کے تبَاغُض اور تحَاسُد کو دور کردو۔"

حسد ایک بُرا مرض ہے اس سے بچو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

"حسد گو ایک عربی کا لفظ ہے مگر ہماری زبان میں بھی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور ہندوستان کا بچہ بچہ جو اردو یا پنجابی زبان رکھتا ہے۔ حسد کو خوب جانتا ہے۔ اور ایسا شخص جس پر حسد کرنے کا شبہ بھی ہو اس کی مذمت کی جاتی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ لفظ ہماری زبان میں مستعمل ہے اور لوگ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور باوجود اس بیماری کی شدت کو جاننے کے اور باوجود اس کے کہ اس سے نفرت کرتے ہیں پھر بھی عمداً اس میں لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور باوجود حسد کو اس لحاظ سے جاننے کے کہ حسد کی موٹی تعریف ان کو معلوم ہوتی ہے اور باوجود اس علم کے کہ حسد بُری چیز ہے اور نفرت کے طور پر جس کو گالی دینی ہو اُسے حاسد کہتے ہیں۔ پھر بھی اپنے آپ کو اس سے نہیں بچاتے۔...... پس حسد ایک بُرا مرض ہے اس سے بچو۔"

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حسد سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ یہ دعا کرو۔(۔)(الفلق:6) کہ حاسد کے حسد سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ جب ایک مومن خود بچنے کی دعا کرے گا تو پھر ایک پاک دل مومن یہ بھی کوشش کرے گا کہ دوسرے سے حسد کرنے سے بھی بچے۔''

حسد سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے

نیز فرمایا:

''دلوں کی پاکیزگی اگر قائم رکھنی ہے۔ اگر اپنی عبادات سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس مُزَکّیؐ کی تعلیم سے فائدہ اٹھانا ہے تو حسد سے بچنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہر شخص اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی کرنے کا عہد کرے تو حسد پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بظاہر بڑے اچھے نظر آنے والے جو لوگ ہیں ان میں بھی دوسروں کے لئے حسد ہوتا ہے جس کی آگ میں وہ آپ بھی جل رہے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جتنا وقت ایسے لوگ حسد کرنے اور چالاکیوں کے سوچنے میں لگاتے ہیں کہ دوسروں کو کس طرح نقصان پہنچایا جائے اتنا وقت اگر وہ تعمیری سوچ میں لگائیں، دعاؤں میں لگائیں تو شاید حسد سے بچنے اور مسابقت کی روح کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں سے زیادہ آگے بڑھا دے اور جلدی آگے بڑھا دے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حسد کی آگ سے محفوظ رکھے۔ آمین

نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہر ایک چیز اپنی نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔''

جمہوریہ چاڈ (Republic of Chad)

(مکرم سکندر اعظم صاحب۔لیہ)

محل وقوع

چاڈ (Chad) وسطی افریقہ میں واقع ایک زمین بند ملک ہے۔جس کا سرکاری نام جمہوریہ چاڈ (Republic of Chad) ہے۔اس کے مشرق میں سوڈان، مغرب میں کیمرون، نائیجیریا اور نائجر ہیں۔جبکہ اس کے شمال میں لیبیا، جنوب میں وسطی افریقی جمہوریہ واقع ہے۔

کل رقبہ 1,284,000 مربع کلومیٹر بنتا ہے۔دارالحکومت کا نام "این جامینا N'Djamena ہے جو ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔

تاریخ

غاروں میں بنائی ہوئی تصویروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ قدیم وقتوں میں چاڈ ایک زرخیز اور گنجان آباد علاقہ تھا۔نویں صدی عیسوی میں Kanem کی بادشاہت قائم ہوئی۔ اس کے حکمرانوں نے گیارہویں صدی میں اسلام قبول کیا۔سولہویں صدی میں پڑوسی بورنیو نے کانیم کو مطیع بنایا اور آنے والے دور میں مرکزی قوتیں باگویری اور وادائی کی سلطنتیں تھیں۔

شمالی افریقہ کی جانب غلاموں کی برآمد ان ریاستوں کی معیشت کا بنیادی عنصر تھیں۔انیسویں صدی میں سوڈانی فاتح الزبیر نے علاقے کو فتح کیا اور اس کی موت پر فرانسیسی قابض ہوئے۔1910ء میں چاڈ فرانسیسی استوائی فیڈریشن کا حصہ بنا۔ 1960ء میں دیگر فرانسیسی کالونیوں کی طرح چاڈ نے بھی خودمختاری حاصل کی۔

آبادی

2015ء کے ایک اندازے کے مطابق اس کی کل آبادی 13,670,084 ہے۔متعدد آبادی نسلی گروہوں پر مشتمل ہے۔آبادی کو دو مرکزی گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ شمالی اور مشرقی علاقوں میں مسلمان آبادی اور جنوبی خطوں میں سیاہ فام

افریقی الاصل غیر مسلم۔ مسلمان آبادی خانہ بدوش عربوں اور غیر عرب لوگوں پر مشتمل ہے۔ 75 فیصد آبادی دیہات اور زیادہ تر جنوب میں ہے۔

ثقافت میں سیاہ فام لوگوں کے ورثے کا اثر واضح ہے لیکن اسلامی اور فرانسیسی اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔ چاڈ کی سرکاری زبانیں فرانسیسی اور عربی ہیں لیکن کئی افریقی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

2000ء میں چاڈ کی شرح خواندگی 54 فیصد تھی۔

سیاسی وانتظامی ڈھانچہ

1970ء اور 1980ء کی دہائی کے دوران سیاسی عدم استحکام نے چاڈ کو مشکلات سے دوچار رکھا۔ 1989ء میں ایک نئے آئین نے منتخب صدر اور پارلیمنٹ کے لیے قانون فراہم کیا۔ دسمبر 1990ء میں ایک شورش انگریز گروپ پیٹریاٹک سالویشن موومنٹ نے اقتدار پر قبضہ کر کے آئین معطل کر دیا اور پارلیمنٹ توڑ دی۔ انتخابات کے لیے داخلی دباؤ کے نتیجے میں مارچ 1996ء میں ایک عوامی ریفرنڈم کے تحت جمہوری آئین منظور کیا گیا۔ اس آئین کے مطابق صدر ریاست کا سربراہ ہے جسے عوام پانچ سال کے لیے منتخب کرتے ہیں اور وہ دو سے زائد مرتبہ اپنے عہدے پر نہیں رہ سکتا۔

آب وہوا

چاڈ کا شمالی علاقہ گرم مرطوب ہے جبکہ وسطی حصے میں تین موسم گرما، برسات اور سرما ہیں۔ اوسط سالانہ بارش 250 تا 750 ملی میٹر ہوتی ہے۔

معدنیات

اگرچہ چاڈ کی صرف تین فیصد زمین زیر کاشت ہے لیکن ملک کے زرعی وسائل کو طویل عرصہ سے خوراک کی پیداوار میں بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ جنوبی چاڈ میں پٹرولیم اور سونے کے کافی بڑے ذخائر موجود ہیں جنہیں 2000ء سے استعمال میں لانے کا عمل شروع ہوا۔ جھیل کے کناروں سے حاصل کیا جانے والا سوڈیم کاربونیٹ صدیوں سے صابن اور شیشہ بنانے میں استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ یورینیم، ٹنگسٹن، ٹن باکسائیٹ، لوہا، کچ دھات اور ٹیٹانیم کے ذخائر بھی پائے جاتے ہیں۔

رپورٹ سیدنا مسرور علمی و ورزشی مقابلہ جات 2016ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو سیدنا مسرور علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ان مقابلہ جات کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محدود تعداد کے ساتھ اجازت کے لئے تحریر کیا گیا تھا جس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا:

''اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ صدقہ دے کر شروع کریں اور روزانہ صدقہ دیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مقابلہ جات کا آغاز صدقہ دے کر کیا گیا اور اسی طرح روزانہ کی بنیاد پر صدقہ دیا جاتا رہا۔ یہاں اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2015ء کے فیصلہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان رواں سال کو خلافت احمدیہ کے سال کے طور پر بطور خاص منا رہی ہے۔ انہی فیصلہ جات کے تحت امسال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کو حضرت خلیفۃ المسیح کے نام سے منسوب کرتے ہوئے ان کا نام ''سیدنا مسرور علمی و ورزشی مقابلہ جات'' رکھا گیا۔

تعداد کو محدود کرنے کے پیش نظر علمی مقابلہ جات کے لئے تمام اضلاع کو تجنید کے حساب سے تین کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ کیٹگری A میں 1 تا 500 کی تجنید والے اضلاع شامل تھے۔ کیٹگری B میں 501 تا 1000 کی تجنید والے اضلاع اور کیٹگری C میں 1000 سے زائد تجنید والے اضلاع شامل تھے اور 4، 6 اور 10 تک خدام بھجوانے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان تینوں کیٹگریز میں سے ہر کیٹگری میں اول ضلع کے لیے نیز بحیثیت مجموعی بہترین ضلع کے لیے انعام رکھے گئے تھے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کو باحسن

سرانجام دینے کے لیے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی منظوری سے درج ذیل انتظامیہ تشکیل دی گئی جس نے بفضلہٖ تعالیٰ دوران مقابلہ جات اپنے مفوضہ امور باحسن سرانجام دیئے۔

انتظامیہ سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات

شعبہ	علمی وورزشی مقابلہ جات
ناظم اعلیٰ	مکرم طاہر جمیل احمد صاحب
نائب ناظم اعلیٰ	مکرم محمد احسن بٹ صاحب، مکرم نسیم احمد نذیر صاحب
ناظم حاضری ونگرانی	مکرم عطاء الہادی صاحب
ناظم استقبال	مکرم راجہ اظہار صاحب
ناظم سٹیج وہال	مکرم حسان محمود صاحب
ناظم خوراک	مکرم عبدالحق صاحب
ناظم رہائش	مکرم طاہر احمد شمس صاحب
ناظم صفائی	مکرم انعام الحق صاحب
ناظم انعامات	مکرم محمد موسیٰ صاحب
ناظم طبی امداد	مکرم ڈاکٹر عطاء الہادی صاحب
ناظم تیاری گراؤنڈ	مکرم ملک عثمان احمد صاحب، مکرم خرم مسعود صاحب
ناظم ورزشی مقابلہ جات	مکرم مصباح الدین صاحب، مکرم عدیل احمد گوندل صاحب
ناظم علمی مقابلہ جات	مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب، مکرم نعمان احمد صاحب
ناظم سیکیورٹی بیرون	مکرم سید عطاء الحق عمار صاحب
ناظم سیکیورٹی اندرون، پارکنگ	مکرم ثاقب کامران صاحب
ناظم تربیت	مکرم راجہ اظہار صاحب

ناظم روشنی و سمعی بصری	مکرم حسان محمود صاحب
ناظم رجسٹریشن	مکرم سید سرمد حسین صاحب
ناظم ریفریشمنٹ	مکرم مدثر خالق صاحب
ناظم رابطہ و ٹرانسپورٹ	مکرم سالک احمد صاحب
ناظم ریکارڈ و اشاعت ورزشی مقابلہ جات	مکرم عدیل احمد گوندل صاحب
ناظم ریکارڈ و اشاعت علمی مقابلہ جات	مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

مورخہ 26 فروری 2016 کو خدام کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ شعبہ رابطہ و ٹرانسپورٹ کے تحت سندھ سے آنے والے خدام کے لیے فیصل آباد اور چنیوٹ ریلوے سٹیشن سے لانے اور واپسی پر چھوڑ کر آنے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ صبح 9:00 بجے رجسٹریشن کا سلسلہ شروع ہوا۔ شام کو تمام خدام کو خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان محمود ہال میں پروجیکٹر کی مدد سے بڑی سکرین پر live دکھایا اور سنایا گیا۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 26 فروری 2016ء کو ان مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب بعد از خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و نماز مغرب وعشاء منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب تھے۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی اور اس وقت بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بعد تلاوت و نظم محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے عہد دہرایا اور محترم مہمان خصوصی نے خدام کو نصائح فرمائیں اور دعا کے ساتھ باقاعدہ مقابلہ جات کا افتتاح فرمایا۔

علمی مقابلہ جات

ان تین دنوں میں کل پندرہ مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر انگریزی،

تقریر اردو فی البدیہہ، تقریر انگریزی فی البدیہہ، مطالعہ قرآن، مطالعہ کتب، مضمون نویسی، پیغام رسانی، بیت بازی، دعوت الی الصلوٰۃ، مشاہدہ معائنہ، اور مرکزی امتحان کے مقابلہ جات، اضلاع کے درمیان، جبکہ ایک مقابلہ تقریر علاقہ جات کے مابین بھی ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات علاقہ جات کے مابین منعقد کروائے گئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، دوڑ 200 میٹر، دوڑ 400 میٹر، دوڑ 800 میٹر، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، ثابت قدمی، کلائی پکڑنا، نیزہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور گولہ پھینکنا شامل تھے جبکہ اجتماعی مقابلہ جات میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور والی بال شامل تھے۔ اسی طرح ایک مقابلہ نگران علاقہ جات کے مابین میوزیکل چیئر کا منعقد کروایا گیا۔

حاضری و متفرق امور

ان علمی و ورزشی مقابلہ جات میں کل 38 اضلاع اور 15 علاقہ جات کے 285 خدام نے شرکت کی۔ ان تمام خدام کی رہائش کا انتظام ایوان محمود اور ایوان ناصر میں کیا گیا تھا۔ تینوں اوقات کے کھانے کا انتظام ایوان محمود میں ہی کیا گیا تھا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کروائی جاتی رہی اور روزانہ بعد نماز فجر بزرگان کے دروس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ مقابلہ جات کی ایم۔ ٹی۔ اے کے لیے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

خدام کی سہولت کے لیے ایوان محمود میں ایک عدد سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس پر کھانے پینے کے علاوہ دیگر ضروری اشیاء بھی مہیا تھیں۔

اختتامی تقریب

مورخہ 28 فروری 2016ء کو ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے عہد دہرایا۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی اور محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

نتائج سالانہ علمی مقابلہ جات

مقابلہ تلاوت

اول: حافظ عطاء النعیم۔لاہور	دوم: حافظ عبدالسلام۔ربوہ	سوم: ولید احمد۔فیصل آباد

مقابلہ نظم

اول: حافظ عطاء النعیم۔لاہور	دوم: محمد فرقان۔راولپنڈی	سوم: حافظ اویس قمر۔ربوہ

مقابلہ تقریر اردو

اول: عدیل شہزاد	دوم: احسان احمد۔لاہور	سوم: عثمان یوسف۔قصور

مقابلہ تقریر انگریزی

اول: کاشف محمود طاہر۔ربوہ	دوم: ظفر اللہ بھٹی۔اسلام آباد	سوم: ضیغم توصیف۔کراچی

مقابلہ فی البدیہہ تقریر اردو

اول: مرزا سفیر احمد۔ربوہ	دوم: عبدالوکیل۔کوئٹہ	سوم: احسان احمد۔لاہور

مقابلہ فی البدیہہ تقریر انگریزی

اول: مستبشر احمد۔اسلام آباد	دوم: رامش نعیم۔کراچی	سوم: کاشف محمود۔ربوہ

مقابلہ مطالعہ قرآن

اول: سعید احمد۔راجن پور	دوم: قیصر محمود۔ربوہ	سوم: موسیٰ کلیم۔لاہور

مقابلہ مطالعہ کتب

اول: قیصر محمود۔ربوہ	دوم: سعید احمد۔راجن پور	سوم: شمائل بن طاہر۔کراچی

علمی مقابلہ جات کی چند جھلکیاں

ورزشی مقابلہ جات کی چند جھلکیاں

مقابلہ بیت بازی (اجتماعی)

اول: صداقت احمد، شاہجہان احمد۔ ربوہ	دوم: شفاء الٰہی، شفاعت رفیق۔ کراچی	سوم: عامر ولید، عمر فاروق۔ عمر کوٹ

مقابلہ پیغام رسانی (اجتماعی)

اول: حافظ طارق احمد، حافظ عبد السلام، حافظ کاشف محمود، عدیل شہزاد۔ ربوہ	دوم: حافظ مبشر ملک، سیف اللہ بھٹی، ظفر اللہ بھٹی، منصور احمد ثمر۔ اسلام آباد	سوم: ولید احمد، طاہر احمد فضل، فرخ عدنان، توصیف احمد بٹ۔ فیصل آباد

مقابلہ مشاہدہ معائنہ

اول: حافظ طارق احمد۔ ربوہ	دوم: منصور احمد۔ اسلام آباد	سوم: حافظ ارسلان احمد۔ ہزارہ

مقابلہ دعوت الی الصلوٰۃ

اول: حافظ عطاء النعیم۔ لاہور	دوم: حافظ اویس قمر۔ ربوہ	سوم: ولید احمد۔ فیصل آباد

مقابلہ مرکزی امتحان

اول: سعید احمد۔ راجن پور	دوم: قیصر محمود۔ ربوہ	سوم: عدیل شہزاد۔ ربوہ

مقابلہ تقریر اردو (بین العلاقہ)

اول: ارسلان قمر۔ ربوہ	دوم: حافظ مظفر احمد۔ اسلام آباد	سوم: عمر احمد۔ لاہور

مثالی خادم: سعید احمد۔ ضلع راجن پور

بہترین ضلع کیٹیگری A۔ راجن پور

بہترین ضلع کیٹگری B۔ اسلام آباد

بہترین ضلع کیٹگری C۔ لاہور

بہترین ضلع مجموعی۔ ربوہ

نتائج سالانہ ورزشی مقابلہ جات

مقابلہ دوڑ 100 میٹر

اول: مبارز احمد گجر۔علاقہ ربوہ	دوم: عدیل احمد۔علاقہ لاہور	سوم: مصور احمد طارق۔علاقہ ربوہ

مقابلہ دوڑ 200 میٹر

اول: نوید ظفر۔علاقہ لاہور	دوم: مصور احمد طارق۔علاقہ ربوہ	سوم: مبارز احمد گجر۔علاقہ ربوہ

مقابلہ دوڑ 400 میٹر

اول: نوید ظفر۔علاقہ لاہور	دوم: مصور احمد طارق۔ربوہ	سوم: تنوی الرحمٰن۔ربوہ

مقابلہ دوڑ 800 میٹر

اول: نوید ظفر۔علاقہ لاہور	دوم: عدیل گل۔علاقہ لاہور	سوم: مصور احمد طارق۔علاقہ ربوہ

مقابلہ میوزیکل چیئر

اول: حزقیل احمد۔علاقہ ملتان	دوم: ناصر محمود طاہر۔علاقہ ربوہ	سوم: حبیب الرحمان۔علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ لمبی چھلانگ

اول: نوید ظفر۔علاقہ لاہور	دوم: مبارز احمد گجر۔علاقہ ربوہ	سوم: زرتشت احمد۔علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ اونچی چھلانگ

اول: حافظ مدثر احمد۔علاقہ ربوہ	دوم: نوید احمد۔علاقہ لاہور	سوم: فخر نثار۔علاقہ ربوہ

مقابلہ گولہ پھینکنا

اول: بابر سلطان۔علاقہ گوجرانوالہ	دوم: عامر انور۔علاقہ لاہور	سوم: شبیر احمد۔علاقہ حیدرآباد

مقابلہ تھالی پھینکنا

اول: کاشف محمود۔علاقہ ربوہ	دوم: ظہیر احمد۔علاقہ لاہور	سوم: صہیب رشید۔علاقہ ربوہ

مقابلہ ثابت قدمی

اول: خرم بٹ۔علاقہ فیصل آباد	دوم: فیصل محمود۔علاقہ گوجرانوالہ	سوم: وسیم احمد گل۔علاقہ لاہور

مقابلہ نیزہ پھینکنا

اول: نوید ظفر۔علاقہ لاہور	دوم: زرتشت احمد۔علاقہ گوجرانوالہ	سوم: صہیب رشید۔علاقہ ربوہ

مقابلہ کلائی پکڑنا

اول: دانیال احمد خان۔علاقہ ربوہ	دوم: فضل عمر۔علاقہ ربوہ	سوم: خرم بٹ۔علاقہ فیصل آباد

مقابلہ بیڈمنٹن (اجتماعی)

اول: علاقہ ربوہ	دوم: علاقہ لاہور

مقابلہ ٹیبل ٹینس (اجتماعی)

اول: علاقہ ربوہ	دوم: علاقہ فیصل آباد

مقابلہ والی بال (اجتماعی)

اول: علاقہ ربوہ	دوم: علاقہ لاہور

بہترین کھلاڑی: نوید ظفر۔علاقہ لاہور

بہترین علاقہ: ربوہ

جو بلند بامِ حروف سے، جو پرے ہے دشتِ خیال سے

جو بلند بامِ حروف سے، جو پرے ہے دشتِ خیال سے
وہ کبھی کبھی مجھے جھانکتا ہے غزل کے شہرِ جمال سے

میں کروں جو سجدہ تو کس طرف کہ مرا وہ قبلۂ دید تو
کبھی شرق و غرب سے جلوہ گر ہے، کبھی جنوب و شمال سے

ابھی رات باقی ہے قصہ خواں، وہی قصہ پھر سے بیاں کرو
جو رقم ہوا تھا کرن کرن کسی چاند رخ کے وصال سے

میں جہاں بھی تھا ترے حسن کے کسی زاویے کا اسیر تھا
میں تو ایک پل بھی نکل سکا نہ کبھی محیط جمال سے

کبھی خود کو تجھ میں سمو کے میں لکھوں چاہتوں کے مکالمے
کبھی نام اپنا نکال لوں ترے نام کی کسی فال سے

جو ترے خیال کو جاوداں جو مرے سخن کو امر کرے
وہی ایک لمحہ تراش لوں ترے ہجر کے مہ و سال سے

(رشید قیصرانی)

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان ضلع اسلام آباد

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ مسرور ضلع اسلام آباد

سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 2016ء

چند مناظر

Love For All Hatred For None

For Ahmadi Youth

March,April 2016
C. Nagar

Regd. CPL# FD7/FR